بنیادی اصول' مروجہ معاملات کی تفصیل' اسلامی بینکاری کی حقیقت' قرض کے مسائل جیسے عنوان دے کر خوب دادِ تحقیق دی گئی ہے۔

حافظ صاحب نے اپنے موقف کی وضاحت میں قرآن وحدیث سے دلائل دیئے ہیں اور آج کے دور میں عوام میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو بڑی وضاحت سے دور کیا ہے۔ کتاب میں معیشت وتجارت کے اسلامی اصول وضوابط بھی بیان کیے گئے ہیں۔ سود کی حرمت' کریڈٹ کارڈز کی حقیقت' سودی وغیر سودی کاروبار میں فرق' انشورنس' شیئرز کی خرید وفروخت' ہنڈی' چیک' پگڑی پر خرید وفروخت' قسطوں پر خریداری' بینکوں میں رائج طریقہ وغیرہ موضوعات پر بڑی تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے اور کسی پہلو کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔ حافظ صاحب کی یہ بہت بڑی خدمت ہے جو انہوں نے سرانجام دی ہے اور اس کتاب میں دورِ حاضر کے مالی معاملات پیش کر کے انہیں سمجھنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ بلاشبہ اس کتاب کے مطالعہ سے بہت سے مالی معاملات کو سمجھا جاسکتا ہے اور غیر شرعی معاملات سے خود کو بچایا جاسکتا ہے۔

کتاب کی کمپوزنگ' طباعت' کاغذ اور جلد بندی سب معیاری ہے۔ ہر مسلمان بھائی بالخصوص تاجر و کاروباری حضرات کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

نام کتاب: برصغیر پاک وہند کے چند تاریخی حقائق

مصنف: محمد احسن اللہ ڈیانوی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ......محمد تنزیل صدیقی الحسینی

صفحات: 208 قیمت: 150 روپے صرف

ناشر: مکتبہ دار الاحسن دکان نمبر 64' نعمان سینٹر گلشن اقبال بلاک نمبر 5' کراچی

برصغیر پاک وہند میں مختلف ادوار میں جتنی بھی مذہبی' سیاسی اور اسلامی تحریکیں معرضِ وجود میں آئیں ان میں علمائے اہل حدیث نے دامے درمے قدمے سخنے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنی جدوجہد اور مساعی

سے تاریخ کے سینے میں انمٹ نقوش ثبت کیے۔ تاریخ کا یہ ایک روشن اور نا قابلِ فراموش باب ہے۔ اسے نظروں سے قطعاً او جھل نہیں کیا جا سکتا۔ علمائے اہل حدیث کی اس قدر خدمات کے باوجود احناف کے دیوبندی، بریلوی علماء نے مسلکی تعصب میں آ کر علمائے اہل حدیث کے سر بہت سے الزام اور بے سروپا باتیں تھوپ دیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیدین شہیدین کی تحریک انگریز کے خلاف نہ تھی۔ سید نذیر حسین محدث دہلوی نے باوجود فتویٰ جہاد پر دستخط کرنے کے جہاد میں حصہ نہیں لیا اور گھر میں چھپے بیٹھے رہے۔ جنگ آزادی 1857ء میں اہل حدیث اس سے الگ تھلگ رہے۔ مولانا محمد حسین بٹالوی جہاد کی منسوخی کے قائل تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزا قادیانی کی تکفیر کے قائل نہ تھے۔ نواب صدیق حسن اور مولانا بٹالوی ہندوستان کو دار السلام قرار دے رہے تھے۔ یہ اور اس طرح کے الزامات علمائے احناف نے علمائے اہل حدیث پر عائد کیے ہیں۔

پیش نگاہ کتاب میں فاضل مصنفین نے ان دشنام طرازیوں کا نہایت مسکت جواب دیا ہے اور احناف کی تاریخی اغلاط کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے۔ یہ کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ محمد احسن اللہ دیانوی کے قلم سے ہے اور بقیہ دو ابواب ان کے صاحبزادے محمد تنزیل صدیقی الحسینی کے قلم سے ہیں۔

فاضل مصنفین نے اپنے موقف کی تائید میں جو حوالے دیئے ہیں وہ زیادہ تر علمائے احناف کی کتابوں سے ہیں۔ اس طرح انہوں نے مخالف کی دلیل کا رد مخالف کی کتابوں سے کیا ہے اور نہایت عمدگی سے اپنے موقف کو بیان کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

کتاب کے شروع میں مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اور مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی تقاریظ ہیں۔ اس سے کتاب کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

بلاشبہ یہ کتاب تاریخی حقائق کے اعتبار سے ایک عمدہ کاوش ہے اور اہل حدیث احباب کے لیے ایک عمدہ تحفہ۔ اُمید ہے کہ یہ کتاب تحقیق و تاریخ ادب میں قابل قدر اضافہ ہونے کے باعث علمی و ادبی حلقوں میں ذوق و شوق سے پڑھی جائے گی۔